تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

لاہور
ہفت روزہ

ندائے خلافت

مدیر : حافظ عاکف سعید
۱۷ تا ۲۳ فروری ۲۰۰۰ء
بانی : اقتدار احمد مرحوم

اسلام نظامِ زندگی ہے

اسلام، توحید و رسالت کی محض زبانی شہادت کا نام نہیں ہے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بعد اس کا مفہوم اور حقیقت عملی طور پر سامنے آئے اور وہ ہے الوہیت اور قوامیت کی توحید اور عبودیت اور سمت ہدایت کی توحید! اور "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کے الفاظ زبان سے ادا کرنے کے بعد اس کا مفہوم اور اس کی حقیقت "عمل" کا روپ دھار لے اور وہ یہ ہے کہ اس طریق زندگی کی پابندی کی جائے جو وہ اپنے رب کے پاس سے انسانی زندگی کے لئے لائے ہیں اور اس شریعت کا اتباع کیا جائے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے رسول کو بھیجا ہے اور اس کتاب سے اپنے معاملات کے فیصلے کرائے جائیں جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نازل فرمائی ہے۔

اسلام کچھ شعائر و عبادات یا تسبیح اور ریاضت و اشراق کا نام نہیں ہے، وہ صرف اخلاقی تربیت اور روحانی تربیت و ارشاد بھی نہیں ہے، اِلَّا یہ کہ ان کے عملی آثار ایک ایسے نظام زندگی کی صورت میں سامنے آئیں جو اس خدا سے مربوط و متصل ہو جس کی طرف قلوب عبادات و شعائر اور تسبیح و اشراق کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں اور جس کا تقویٰ دلوں میں بیدار ہوتا ہے تو وہ مہذب اور تربیت یافتہ ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب امور اس وقت تک معطل رہتے ہیں اور ان کا اثر انسانی زندگی پر مترتب نہیں ہوتا جب تک کہ ان کے آثار ایک اجتماعی نظام کی صورت میں سامنے نہ آ جائیں جس کے پاکیزہ اور نظیف و حسین دائرے میں انسان زندگی بسر کریں۔

(سید قطب شہید کی تفسیر "فی ظلال القرآن" سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ امیر تنظیم اسلامی کا خطبہ جمعہ 2
☆ ملکی سیاسی صورتحال پر مرزا ایوب بیگ کا تجزیہ 4
☆ سی ٹی بی ٹی نامنظور کانفرنس 6
☆ شہید سی ٹی بی ٹی 10
☆ کاروانِ خلافت منزل بہ منزل 11
☆ متفرقات

معاونین برائے مدیر:
☆ فرقان دانش خان
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان
نگران طباعت:
☆ شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد
طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-5869501 فیکس: 5834000
سالانہ زرتعاون ۔/175 روپے

قیمت: 3 روپے
شمارہ: 7

بھارتی وزیراعظم نے حال ہی میں جو زہر آلود باتیں کی ہیں وہ کھلم کھلا طبل جنگ بجانے کے مترادف ہے

اگر پاکستان پر جنگ مسلط کردی گئی تو وطن عزیز کا دفاع مسلح افواج ہی کا نہیں ہر پاکستانی کا دینی و ملی فریضہ ہوگا

آئینی سطح پر اللہ کی حاکمیت کے اقرار اور سودی نظام کے خلاف عدالتی فیصلہ کے باعث پاکستان عالم اسلام میں امتیازی مقام رکھتا ہے

اگر ہم اپنے معاملات اور طرزِ عمل کو درست کرلیں تو اللہ کی تائید و نصرت سے آج بھی "یوم الفرقان" برپا ہوسکتا ہے

موجودہ حالات میں صدر کلنٹن نے اگر پاکستان کا دورہ نہ کیا تو یہ بھارت کی پیٹھ ٹھونکنے کے مترادف ہوگا

مسجد دارالسلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۱۱/ فروری ۲۰۰۰ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

حمد و ثناء' تلاوت آیات اور ادعیۂ ماثورہ کے بعد فرمایا:

حالات پر نگاہ رکھنے والے افراد جانتے ہیں کہ پاکستان کے اُفق پر جنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں اور بھارتی وزیراعظم کے تیور سے لگتا ہے کہ تیسری پاک بھارت آل آؤٹ وار (بھرپور جنگ) اب زیادہ دُور نہیں ہے۔ واجپائی نے حال ہی میں جالندھر میں جو زہر آلود باتیں کی ہیں وہ کھلم کھلا طبل جنگ بجانے کے مترادف ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے پہلی بار صاف الفاظ میں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ہم ۱۹۴۷ء کے بٹوارے کو تسلیم نہیں کرتے۔ اگرچہ اس سے پہلے ہندو صرف یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں' لیکن دو قومی نظریئے کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہ بات بھی اگرچہ درپردہ پاکستان کے انکار کے مترادف ہے' لیکن اب تو انہوں نے کھلم کھلا قیام پاکستان کی نفی کردی ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے یہ بھی کھل کر کہا ہے کہ پاکستان سے ہماری جنگ جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہم آزاد کشمیر کو بھی پاکستان سے واپس نہ لے لیں۔ واجپائی نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر پاکستان نے ایٹمی قوت کا استعمال کیا تو ہم اس سے بڑھ کر کریں گے۔ یہ بات کسی حد تک صحیح بھی ہے کہ بعض اعتبارات سے وہ ایٹمی صلاحیت میں ہم سے آگے ہے۔ بھارت نے ہم سے کم و بیش ۱۴ برس قبل ایٹمی دھماکہ کیا تھا۔ اس نے ۱۹۹۸ء میں جب دوسرا دھماکہ کیا تو ہم نے بھی جواباً دھماکے کئے تھے۔ ویسے بھی بھارت کے پاس ہماری نسبت زیادہ ایٹم بم ہیں۔ اس اعتبار سے وہ زیادہ بڑے پیمانے پر تباہی مچا سکتا ہے۔ بھارتی وزیراعظم نے صاف طور پر یہ بھی کہا ہے کہ کشمیر میں کسی رائے شماری کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور بھارت میں کشمیر سمیت کہیں بھی مذہب کی بنیاد پر مزید کسی تقسیم کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ واجپائی نے اگلی بات یہ کہی کہ پاکستان سے زیادہ مسلمان بھارت میں رہتے ہیں۔ یہ بات بظاہر تو درست ہے لیکن بھارت میں ہندو اکثریت

منبر و محراب

کے مقابلے میں مسلمانوں کی کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں ہے۔ صرف کشمیر کے علاقے میں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ بہرحال بھارتی وزیراعظم کی یہ باتیں جہاں ہندو قوم کے سینوں میں موجزن مسلمان دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہیں وہاں طبل جنگ بجانے کے بھی مترادف ہیں کیونکہ یہ باتیں کسی غیر نمائندہ شخصیت مثلاً بال ٹھاکرے جیسے کسی شخص نے کی ہوتیں تو بات دوسری تھی' مگر بھارت کے وزیراعظم کی طرف سے ان باتوں کا مطلب پاکستان کو کھلی جنگ کی دھمکی کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے۔

واجپائی کے اس بیان میں اس موقع پر ایک جہت (Dimension) کا مزید اضافہ ہوجاتا ہے جبکہ صدر کلنٹن جنوبی ایشیا کا دورہ کرنے والے ہیں' جو ظاہر کرتا ہے کہ بھارت اس خطے میں تناؤ کی فضا ختم کرنے کو تیار نہیں۔ دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ امریکہ مکمل طور پر بھارت کی حمایت کرتا نظر آتا ہے اور وہ چین کے مقابلے میں بھارت کو ایک منی سپرپاور کی حیثیت سے اُبھارنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ان حالات میں صدر کلنٹن نے اگر صرف بھارت کا دورہ کیا اور پاکستان کو نظرانداز کیا تو یہ یقیناً بھارتی حکومت کی پالیسیوں کی تائید و توثیق اور بھارت کی پیٹھ ٹھونکنے کے مترادف ہوگا۔

بہرکیف بھارتی وزیراعظم کی پاکستان دشمنی اب پورے طور پر بے نقاب ہوگئی ہے۔ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۸ کے اس ٹکڑے میں ان حالات کا تذکرہ اس طور سے موجود ہے گویا یہ آیت اسی موقع کے لئے ہو' جہاں فرمایا: "بغض و عناد ان کے مونہوں سے ظاہر ہوچکا ہے اور جس قدر ان کے دلوں میں (تمہاری دشمنی) ہے وہ تو (اس سے) کہیں زیادہ ہے۔ ہم علامات تمہارے سامنے ظاہر کرچکے اگر تم عقل رکھتے ہو۔"

اگرچہ واجپائی نے ابھی یہ بات نہیں کہی کہ پاکستان سے یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک پاکستان کے وجود کو ختم نہ کردیں اور اکھنڈ بھارت کا خواب پورا نہ ہوجائے لیکن یہ بات ان کے دلوں میں یقینی طور پر پوشیدہ ہے۔ اس اعتبار سے آنے والے حالات کے تیور ہمارے حق میں کچھ اچھے نہیں ہیں۔ بہرحال اگر پاکستان پر جنگ مسلط کر ہی دی گئی تو پھر وطن عزیز کا دفاع کرنا مسلح افواج ہی کا نہیں ہر پاکستانی کا دینی و ملی فریضہ ہوگا۔ اگرچہ دینی اعتبار سے ہم میں بہت کمزوریاں ہیں' مثلاً ہم پاکستان میں ابھی تک شریعت اسلامی کو بتمام و کمال نافذ نہیں کرسکے ہیں اور ہمارے ہاں ابھی تک سودی نظام رائج ہے' لیکن اس کے باوجود پاکستان کو دنیا میں اسلام کے سب سے عظیم ملک کی حیثیت حاصل ہے۔ تعداد کے اعتبار سے مسلمانوں کی سب سے زیادہ آبادی ۲۰ کروڑ یا بعض کے نزدیک ۲۵ کروڑ بھارت میں موجود ہے لیکن ان کی وہاں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ وہاں منتشر ہیں۔ کسی صوبہ میں پانچ فی صد ہیں تو کہیں دس فیصد ہیں۔ بھارت کے بعد مسلم آبادی کے

بھارتی وزیر اعظم نے حال ہی میں جو زہر آلود باتیں کی ہیں وہ کھلم کھلا طبل جنگ بجانے کے مترادف ہے

اگر پاکستان پر جنگ مسلط کر دی گئی تو وطن عزیز کا دفاع مسلح افواج ہی کا نہیں ہر پاکستانی کا دینی و ملی فریضہ ہو گا

آئینی سطح پر اللہ کی حاکمیت کے اقرار اور سودی نظام کے خلاف عدالتی فیصلہ کے باعث پاکستان عالم اسلام میں امتیازی مقام رکھتا ہے

اگر ہم اپنے معاملات اور طرزِ عمل کو درست کر لیں تو اللہ کی تائید و نصرت سے آج بھی "یوم الفرقان" برپا ہو سکتا ہے

موجودہ حالات میں صدر کلنٹن نے اگر پاکستان کا دورہ نہ کیا تو یہ بھارت کی پیٹھ ٹھونکنے کے مترادف ہو گا

مسجد دار السلام باغ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۱۱ فروری ۲۰۰۰ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

حمد و ثناء' تلاوت آیات اور ادعیہ ماثورہ کے بعد فرمایا:

حالات پر نگاہ رکھنے والے افراد جانتے ہیں کہ پاکستان کے افق پر جنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں اور بھارتی وزیر اعظم کے تیور سے لگتا ہے کہ تیسری پاک بھارت آل آؤٹ وار (بھرپور جنگ) اب زیادہ دور نہیں ہے۔ واجپائی نے حال ہی میں جالندھر میں جو زہر آلود باتیں کی ہیں وہ کھلم کھلا طبل جنگ بجانے کے مترادف ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے پہلی بار صاف الفاظ میں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ہم ۱۹۴۷ء کے بٹوارے کو تسلیم نہیں کرتے۔ اگرچہ اس سے پہلے ہندو صرف یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم پاکستان کو تسلیم کرتے ہیں' لیکن دو قومی نظریے کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہ بات بھی اگرچہ در پردہ پاکستان کے انکار کے مترادف ہے' لیکن اب تو انہوں نے کھلم کھلا قیام پاکستان کی نفی کر دی ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے یہ بھی کھل کر کہا ہے کہ پاکستان سے ہماری جنگ جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہم آزاد کشمیر کو بھی پاکستان سے واپس نہ لے لیں۔ واجپائی نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر پاکستان نے ایٹمی قوت کا استعمال کیا تو ہم اس سے بڑھ کر کریں گے۔ یہ بات کسی حد تک صحیح بھی ہے کہ بعض اعتبارات سے وہ ایٹمی صلاحیت میں ہم سے آگے ہے۔ بھارت نے ہم سے کم و بیش ۲۴ برس قبل ایٹمی دھماکہ کیا تھا۔ اس نے ۱۹۹۸ء میں جب دوسرا دھماکہ کیا تو ہم نے بھی جواباً دھماکے کئے تھے۔ ویسے بھی بھارت کے پاس ہماری نسبت زیادہ ایٹم بم ہیں۔ اس اعتبار سے وہ زیادہ بڑے پیمانے پر تباہی مچا سکتا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے صاف طور پر یہ بھی کہا ہے کہ کشمیر میں کسی رائے شماری کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور بھارت میں کشمیر سمیت کہیں بھی مذہب کی بنیاد پر مزید کسی تقسیم کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ واجپائی نے اگلی بات یہ کہی کہ پاکستان سے زیادہ مسلمان بھارت میں رہتے ہیں۔ یہ بات بظاہر تو درست ہے لیکن بھارت میں ہندو اکثریت

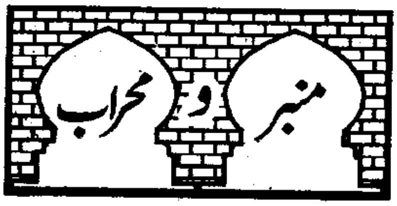

کے مقابلے میں مسلمانوں کی کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں ہے۔ صرف کشمیر کے علاقے میں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ بہرحال بھارتی وزیر اعظم کی یہ باتیں جہاں ہندو قوم کے سینوں میں موجزن مسلمان دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہیں وہاں طبل جنگ بجانے کے بھی مترادف ہیں کیونکہ یہ باتیں کسی غیر نمائندہ شخصیت مثلاً بال ٹھاکرے جیسے کسی شخص نے کی ہوتیں تو بات دوسری تھی' مگر بھارت کے وزیر اعظم کی طرف سے ان باتوں کا مطلب پاکستان کو کھلی جنگ کی دھمکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

واجپائی کے اس بیان میں اس موقع پر ایک جہت (Dimension) کا مزید اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ صدر کلنٹن جنوبی ایشیا کا دورہ کرنے والے ہیں' جو ظاہر کرتا ہے کہ بھارت اس خطے میں تناؤ کی فضا ختم کرنے کو تیار نہیں۔ دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ امریکہ مکمل طور پر بھارت کی حمایت کرتا نظر آتا ہے اور وہ چین کے مقابلے میں بھارت کو ایک منی سپر پاور کی حیثیت سے اُبھارنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ان حالات میں صدر کلنٹن نے اگر صرف بھارت کا دورہ کیا اور پاکستان کو نظر انداز کیا تو یہ یقیناً بھارتی حکومت کی پالیسیوں کی تائید و توثیق اور بھارت کی پیٹھ ٹھونکنے کے مترادف ہو گا۔

بہرکیف بھارتی وزیر اعظم کی پاکستان دشمنی اب پورے طور پر بے نقاب ہو گئی ہے۔ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۸ کے اس ٹکڑے میں ان حالات کا تذکرہ اس طور سے موجود ہے گویا یہ آیت اسی موقع کے لئے ہو' جہاں فرمایا: "بغض و عناد ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکا ہے اور جس قدر ان کے دلوں میں (تمہاری دشمنی) ہے وہ تو (اس سے) کہیں زیادہ ہے۔ ہم علامات تمہارے سامنے ظاہر کر چکے اگر تم عقل رکھتے ہو۔"

اگرچہ واجپائی نے ابھی یہ بات نہیں کہی کہ پاکستان سے یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک پاکستان کے وجود کو ختم نہ کر دیں اور اکھنڈ بھارت کا خواب پورا نہ ہو جائے لیکن یہ بات ان کے دلوں میں یقینی طور پر پوشیدہ ہے۔ اس اعتبار سے آنے والے حالات کے تیور ہمارے حق میں کچھ اچھے نہیں ہیں۔ بہرحال اگر پاکستان پر جنگ مسلط کر ہی دی گئی تو پھر وطن عزیز کا دفاع کرنا مسلح افواج ہی کا نہیں ہر پاکستانی کا دینی و ملی فریضہ ہو گا۔ اگرچہ دینی اعتبار سے ہم میں بہت کمزوریاں ہیں' مثلاً ہم پاکستان میں ابھی تک شریعت اسلامی کو بتمام و کمال نافذ نہیں کر سکے ہیں اور ہمارے ہاں ابھی تک سودی نظام رائج ہے' لیکن اس کے باوجود پاکستان کو دنیا میں اسلام کے سب سے عظیم ملک کی حیثیت حاصل ہے۔ تعداد کے اعتبار سے مسلمانوں کی سب سے زیادہ آبادی ۲۰ کروڑ یا بعض کے نزدیک ۲۵ کروڑ بھارت میں موجود ہے لیکن ان کی وہاں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ وہاں منتشر ہیں۔ کسی صوبہ میں پانچ فی صد ہیں تو کہیں دس فیصد ہیں۔ بھارت کے بعد مسلم آبادی کے

لحاظ سے صرف تین ملک ٹاپ پر ہیں بنگلہ دیش' انڈونیشیا اور پاکستان۔ ان تینوں ممالک میں پاکستان کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں غیر مسلم اقلیتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس کے علاوہ بھی دو اعتبارات سے پاکستان کی حیثیت ممیز و منفرد ہے۔ اگرچہ ہم ابھی تک یہاں خلافت کا نظام قائم نہیں کر سکے لیکن ۱۹۴۹ء میں جو قرارداد مقاصد پاس کی گئی تھی جو اب ہمارے دستور میں ایک شق کی حیثیت سے شامل ہے' اس میں خلافت کا پورا نظام موجود ہے۔ جیسے آم کی گٹھلی میں پورا آم کا درخت بالقوہ (Potentially) موجود ہوتا ہے' اسی طرح پاکستان کے دستور میں اللہ کی حاکمیت کا تقاضا موجود ہے۔ خلافت اسی کا نام ہے کہ حاکمیت اللہ کی ہو' بندوں کے پاس جو اختیارات ہیں وہ اللہ کی امانت ہیں۔ پاکستان کی دوسری انفرادی حیثیت معاشی اعتبار سے ہے۔ اس وقت دنیا میں جو ظالمانہ سودی نظام رائج ہے اور جس نے پوری دنیا کو جکڑا ہوا ہے اس کے خلاف بھی سب سے پہلے اعلان بغاوت یہیں بلند ہوا۔ الحمدللہ پوری دنیا میں پاکستان وہ واحد ملک ہے جس کی اعلیٰ عدالت نے بینکنگ اور کمرشل انٹرسٹ کے "ربا" ہونے کا فیصلہ (فتویٰ) دیا ہے۔ ہماری حکومتوں نے اگرچہ ان دونوں سطحوں پر تنفیذی عمل کی رفتار سست رکھی ہے لیکن اس کے باوجود ہم تدریجاً پاکستان کی حقیقی منزل "نفاذ اسلام" کی طرف پیش رفت کر رہے ہیں۔ مزید برآں صحیح احادیث نبویہؐ میں واضح اشارات ملتے ہیں کہ یہی وہ علاقہ ہے جہاں سے نظام خلافت کی ابتدا ہوگی اور یہ علاقہ قیامت سے پہلے پورے کرۂ ارضی پر اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کی تمہید بنے گا۔ احادیث میں ہے کہ مشرق سے حضرت مہدی کی خلافت کو مستحکم کرنے کے لئے فوجیں چلیں گی جبکہ عرب کے مشرق میں پاکستان' افغانستان اور ایران کا علاقہ موجود ہے۔ اسی بنا پر اقبال نے کہا تھا ۔

میر عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے ' میرا وطن وہی ہے

گزشتہ دنوں ڈاکٹر جاوید اقبال نے بھی بڑی اچھی بات کہی ہے کہ ایران' تاجکستان' افغانستان اور پاکستان کو مل کر ایک بلاک بنانا چاہئے اور اب ایسا کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے میں بھی پاکستان' ایران اور افغانستان پر مشتمل ایک اسلامی بلاک بنانے کی ضرورت پر زور دیتا رہا ہوں۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے اس میں تاجکستان کا اضافہ کیا ہے اور ایک اعتبار سے یہ درست ہے' کیونکہ احادیث میں قیام قیامت سے پہلے پورے کرۂ ارضی پر نظام خلافت برپا کرنے میں ذریعہ بننے والے خطے کو خراسان کہا گیا ہے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں خراسان کے علاقہ میں افغانستان کا دو تہائی حصہ' کچھ حصہ پاکستان اور ایران کا اور کچھ حصہ ان ترک ریاستوں کا بھی شامل تھا۔ اس حوالے سے میں کہہ رہا ہوں کہ اس ملک کا دفاع ہم پر فرضِ عین ہے۔ یہ فقہ کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی مسلمان ملک پر کوئی غیر مسلم ملک حملہ کر دے تو پھر وہاں کے رہنے والے تمام مسلمانوں پر اس کا دفاع فرضِ عین ہو جاتا ہے۔

اس ضمن میں سورۃ انفال کی آیات ۱۵ تا ۱۸ میں بھی ہمارے لئے رہنمائی موجود ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے :

"اے ایمان والو! جب تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے کافروں سے میدان جنگ میں (باقاعدہ فوج کشی کی صورت میں) تو (دیکھو) ان کافروں کو پیٹھ نہ دکھانا۔ اور جس نے بھی تم میں سے اس دن انہیں پیٹھ دکھائی' سوائے پینترا بدلنے کے لئے یا سٹ کر اپنے کسی اور گروہ سے جا ملنے کیلئے (اگر وہ جان بچانے کیلئے بھاگا) تو اس نے اللہ کا غضب کمایا' اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم بہت برا ٹھکانا ہے۔"

گویا بھارت اگر پاکستان پر جنگ مسلط کر دے تو ہمیں پاکستان کے دفاع کے لئے اپنا تن من دھن لگانے کو تیار ہو جانا چاہئے۔ جبکہ ہمیں بھارت ہی سے خطرہ نہیں ہے مغرب کی طرف سے بھی مسلم فنڈامنٹلزم کا ہوا کھڑا کر کے پاکستان کو نرغے میں لیا جا رہا ہے۔ ایسے میں میری تجویز یہ ہے کہ ہمیں پاکستان کے دفاع کے لئے مسلح افواج کے ساتھ ساتھ پیپلز آرمی تیار کرنی چاہئے جیسا کہ چین اور اسرائیل میں ہر فرد کے لئے ملٹری ٹریننگ لازم ہے۔

بہرحال ہمیں مشرق یا مغرب کی طرف سے ان یلغاروں سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ کیونکہ جس طرح پاکستان کا قیام معجزہ ہے اسی طرح اللہ نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھی پاکستان کی معجزانہ طور پر حفاظت فرمائی تھی۔ لہٰذا ہمیں اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ اگر ہم نے پیٹھ نہ دکھائی اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا تو ان شاء اللہ اب بھی اللہ کی خصوصی نصرت کا ظہور ہوگا۔ دراصل اللہ تعالیٰ بعض اوقات مسلمانوں کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے تاکہ اہل ایمان کے جوہر کھل کر سامنے آجائیں اور جن کے دل میں کھوٹ ہے وہ ظاہر ہو جائے۔ غزوۂ خندق میں جب کفار نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تھا تو اس وقت مسلمانوں پر بڑے سخت حالات آئے لیکن مومنین صادقین کہہ اٹھے تھے کہ ہمارے رب کا وعدہ سچ ہوا اور اللہ نے ہم سے جو بھوک' تنگی اور جان و مال کے نقصان کے خوف سے آزمانے کا وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا۔ بالآخر صحابہؓ کی اسی ثابت قدمی اور حوصلہ مندی کے باعث اللہ کی خصوصی مدد کا ظہور ہوا اور کافروں کو پیٹھ دکھا کر بھاگنا پڑا۔ آج بھی اگر ہم اپنے معاملات اور طرزِ عمل کو درست کر لیں تو کفر کی طاقتوں کے خلاف اسلام کی فتح کی صورت میں ایک بار پھر "یوم الفرقان" برپا ہو سکتا ہے۔

اس ضمن میں سورۃ الانفال کی آیات ۲۷ تا ۲۹ میں فرمانِ خداوندی ہے :

"اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ سے اور رسولؐ سے اور خیانت نہ کرو آپس کی امانتوں میں جانتے بوجھتے اور جان لو کہ بے شک تمہارے مال اور اولاد خرابی میں ڈالنے والے ہیں اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم ڈرتے رہو گے اللہ سے تو وہ کر دے گا تم میں فیصلہ (تمہیں فرقان عطا فرمائے گا) اور دور کر دے گا تم سے تمہارے گناہ اور تم کو بخش دے گا اور بڑے فضل والا ہے۔"

ان آیات میں اللہ' اس کے رسول ﷺ' اس کے دین کے ساتھ خیانت سے بچنے' امانت داری اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے ہم مسلمانانِ پاکستان کے لئے سب سے بڑی امانت خود یہ سلطنت خداداد ہے جبکہ دوسری امانت ہماری ایٹمی صلاحیت ہے اور وہ بھی خداداد ہے۔ ہمیں ان امانتوں کی حفاظت کرنا ہے کجا یہ کہ ہم ایٹمی صلاحیت کو رول بیک کرنے کے بارے میں سوچیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارا الیکٹرانک میڈیا ایک ہی راگ الاپ رہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ حالانکہ امریکی سینٹ نے سی ٹی بی ٹی کی توثیق سے صرف اس لئے انکار کیا تھا کہ اگر مزید تجربات نہ کئے گئے تو امریکہ اپنی ایٹمی صلاحیت کو اپ ڈیٹ نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ وہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کا خیال دل سے نکال دے اور یہاں شرعی قانون سازی اور سودی نظام کے خاتمے کا عمل تیز تر کر دے اگر ہم نے ایسا کیا تو اللہ دشمنوں کے مقابلے میں قدم قدم پر فتح و نصرت سے نوازے گا۔ OO

مبتدی تربیت گاہ

رفقاء نوٹ فرمالیں کہ ایک مبتدی تربیت گاہ مرکزی دفتر تنظیم اسلامی گڑھی شاہو لاہور میں 5 تا 11 مارچ 2000ء منعقد ہو رہی ہے جو رفقاء اب تک مبتدی تربیت گاہ میں شریک نہیں ہو سکے وہ تربیت گاہ میں ضرور شرکت فرمائیں۔

انتقالِ پُرملال

تنظیم اسلامی گوجر خان کے ناظم بیت المال جناب فاروق حسین کے برادر نسبتی اور ملتزم رفیق مختار احمد کے چھوٹے بھائی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔ رفقاء سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ملزم کا خود کو بے گناہ ثابت کرنے کا قانون غیر منطقی، غیر فطری اور ظالمانہ ہے

پاکستان اور بھارت کے درمیان واحد تنازعہ یقیناً "مسئلہ کشمیر" ہے تاہم زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے تقسیم کشمیر کو قبول کرلینا چاہئے

ماضی کی حکومتیں علاقائی طاقتوں کو نظرانداز کرکے سات سمندر پار امریکہ کے دامن سے وابستہ ہونے کی کوشش کرتی رہی ہیں

طاقت کے سرچشموں پر کاری ضرب لگائے بغیر ضلعی حکومتیں قائم کی گئیں تو وہ تباہ کن ثابت ہوں گی

مرزا ایوب بیگ، لاہور

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے پاکستان ٹیلی ویژن سے انٹرویو میں اپنے ایجنڈے کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اپنے اس انٹرویو میں انہوں نے اپنے اس موقف کا ایک بار پھر اعادہ کیا کہ وہ بحالی جمہوریت کے بارے میں کوئی ٹائم فریم نہیں دے سکتے، البتہ انہوں نے یقین دلایا ہے کہ وہ ماضی میں رائج شرمناک جمہوریت کی بجائے حقیقی جمہوریت کو بحال کریں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ وہ اقتدار و اختیار کو نچلی سطح تک منتقل کریں گے۔ انہوں نے ضلعی حکومتوں کے قیام کی نوید سنائی۔ انہوں نے احتساب کے عمل کے سست رو ہونے کا اعتراف کیا، لیکن اس کا ذمہ دار قانونی پیچیدگیوں کو ٹھہرایا۔ البتہ انہوں نے واشگاف الفاظ میں واضح کیا کہ اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ بدعنوان لوگ قانون کی گرفت سے بچ جائیں گے، یعنی دیر ہے اندھیر نہیں۔ انہوں نے دہشت گردی کی سختی سے مذمت کی۔ جہادی تنظیموں کے بارے میں خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جو لوگ ان تنظیموں کو دہشت گرد قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں وہ انہیں اس وقت مجاہد قرار دیتے تھے جب وہ افغانستان میں روس کے خلاف برسرپیکار تھے، لیکن روس کے افغانستان سے انخلاء کے بعد جب ان مجاہدوں نے کشمیر کا رخ کیا تو یہ لوگ دہشت گرد قرار پائے۔ انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا کہ جدوجہد حریت کو دہشت گردی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

پاک بھارت تعلقات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بڑے پرجوش انداز میں کہا کہ میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ ایک طرف سرحدوں پر گولہ باری ہو اور فوجیوں کے علاوہ شہریوں کا بھی خون بہے، اور دوسری طرف تجارتی تعلقات قائم کئے جائیں اور دوستی کی باتیں بھی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ پاکستان میں ماضی کی حکومتیں یہ کیوں کہتی رہی ہیں کہ ہم بھارت کے ساتھ تمام معاملات پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں جن میں کشمیر بھی شامل ہے، جبکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان واحد مسئلہ کشمیر کا تنازعہ ہے۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک کے مابین سرے سے کوئی تنازعہ ہے ہی نہیں۔ اور فرض کرو کہ کوئی انتہائی معمولی نوعیت کے معاملات ہیں بھی تو وہ مسئلہ کشمیر حل ہونے سے خود بخود طے ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں بھارت کے ساتھ کشمیر کے مسئلہ پر ہر وقت مذاکرات کے لئے تیار

تجزیہ

ہوں، البتہ مذاکرات صرف اصل مسئلہ یعنی کشمیر پر ہونے چاہئیں اور بامقصد ہونے چاہئیں۔ امریکی صدر کا اپنے دورۂ جنوبی ایشیا سے پاکستان کو خارج کرنے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کو نظرانداز کرنے سے برصغیر میں قیام امن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی صدر بل کلنٹن اگر پاکستان آئے تو ہم مہمانوں کا شاندار استقبال کرنے کی اپنی روایت برقرار رکھیں گے۔

جنرل مشرف نے اپنے دورۂ چین کو انتہائی کامیاب قرار دیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ چین پاکستان کا قابل اعتماد دوست ہے اور اس نے مشکل وقت میں ہمیشہ پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ میرے دورے سے پاک چین دوستی مزید مستحکم ہوگی۔

جنرل مشرف کے اس تفصیلی انٹرویو سے یہ بات واضح ہوئی کہ وہ سٹیٹس کو برقرار نہیں رکھنا چاہتے، بلکہ داخلی اور خارجی دونوں سطحوں پر بنیادی تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں۔ ضلعی حکومتیں قائم کرنے اور اختیارات کو نچلی سطحوں پر منتقل کرنے کا عزم انتہائی مبارک اور خوش آئند ہے۔ ہم جنرل صاحب کو تجویز پیش کرتے ہیں کہ ضلع کا ہر بااختیار شخص منتخب ہونا چاہئے۔ اسے بھرپور طور پر احساس ہونا چاہئے کہ اس کے اقتدار کا فیصلہ صدفی صد علاقے کے عوام کے ہاتھوں میں ہے۔ ملک کا وزیراعظم یا صدر بھی چاہے تو اس کی کرسی برقرار نہیں رکھ سکتا۔ یہ کرسی صرف عوام کی خوشنودی سے بچ سکتی ہے اور عوام کی خوشنودی عوام کی خدمت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ پھر انگریز کے پیدا کردہ کالے صاحب ایئرکنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھے دربدر ہونے والے عوام کو یہ پیغام نہیں بھجوا سکیں گے کہ صاحب میٹنگ میں ہے۔ یہ نظام عوامی نکتۂ نظر سے آئیڈیل ہوگا، لیکن (اور یہ بہت بڑا لیکن ہے) اگر پاکستان میں قوت کے بڑے سرچشموں کا سر کچلے بغیر ضلعی منتخب حکومتوں کا قیام عمل میں لایا گیا تو یہ بھیڑوں کی رکھوالی بھیڑئیے کے حوالے کرنے کے مترادف ہوگا اور اس کے نتائج بڑے خطرناک برآمد ہوں گے۔ لہٰذا ضلعی حکومتیں قائم کرنے اور اقتدار کی مرکزیت ختم کرنے سے پہلے قوت کے ان سرچشموں پر کاری ضرب لگانی ہوگی۔ اس سلسلے میں پہلا قدم جاگیرداری نظام کو ختم کرنا ہوگا۔ جاگیرداری نظام کے ہوتے ہوئے ضلعی سطح پر عوام کو انصاف اور سلامتی مہیا ہونا ناممکن نہ سہی انتہائی مشکل ضرور ہے۔ اندازہ کریں چودھری اور وڈیرے گزشتہ پچاس سال سے وقت کے حاکموں کے ہاتھوں عام آدمی کی کس طرح درگت بنا رہے ہیں۔ جاگیرداری نظام ختم کئے بغیر جب ضلعی سطح پر انتخابات ہوں گے تو ان دیہی آبادی میں ان وڈیروں کے سوا اور کون حکومت بنا سکے گا۔ لہٰذا جن کے منہ کو انسانی خون لگ چکا ہے وہ اپنے پنجوں تلے آئے ہوئے شکار کو کیوں معاف کریں گے۔ علاوہ ازیں انتخابات میں ایک مقرر رقم سے زائد خرچ کرنے پر زبردست پابندی لگائی جائے اور اس پر سختی سے عمل درآمد بھی ہو تاکہ انتخابات امیروں کا کھیل نہ بن جائے۔ گدی نشینوں اور مجاوروں کو بھی انتخابات کے عمل سے دور رکھنا ہوگا، تاکہ سیاسی، معاشرتی، معاشی اور مذہبی بنیادوں پر انسانوں کا استحصال نہ ہوسکے اور حکمران صحیح معنوں میں

عوام کے خادم بن سکیں۔ احتساب کا عمل سست ہونے کی وجوہات جنرل صاحب نے صحیح بیان کی ہوں گی' قانون کی پیچیدگیوں کا شکوہ بھی درست ہوگا' لیکن "ملزم کو خود ثابت کرنا کہ وہ بے گناہ ہے" انتہائی ظالمانہ اور غیر اسلامی قانون ہے۔ اسلام میں یہ استغاثے کا فرض ہے کہ وہ ملزم کو مجرم ثابت کرے اور قیام عدل کے لئے یہی طریقہ فطری ہے اور مذہبی بھی۔

پاک بھارت تعلقات کے حوالے سے جنرل صاحب کا موقف واضح بھی ہے اور دو ٹوک بھی۔ پاکستان اور بھارت کے اچھے تعلقات میں مسئلہ کشمیر حائل ہے۔ دونوں ممالک کے مابین کوئی اور تنازعہ نہیں۔ لہٰذا کشمیر پر بامقصد مذاکرات کئے جائیں' لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ چلتی گولیوں میں چینی بھی فروخت ہوتی رہے اور "کر کر لمبے ہاتھ بغل گیر بھی ہوا جائے"۔ ہماری رائے میں جنرل صاحب کا یہ موقف بالکل درست ہے البتہ کشمیر کے بارے میں دونوں ممالک نے اگر افہام و تفہیم کا معاملہ نہ کیا تو خوفناک ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ بھارت کو بھی اٹوٹ انگ کی رٹ چھوڑنی ہوگی اور پاکستان کو بھی تقسیم کے اصولوں کو بنیاد بناتے ہوئے پنجاب اور بنگال کی طرح کشمیر کی تقسیم کو قبول کر لینا چاہئے۔ اگر جموں اور لداخ میں ہندوؤں کی اکثریت ہے تو وہ بھارت کو جانا چاہئے اور وادی کشمیر کو حق خود ارادیت ملنا چاہئے کہ وہ پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں یا بھارت سے۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم کا نامکمل ایجنڈا مکمل ہو سکتا ہے۔ جہاں تک تھرڈ آپشن کا تعلق ہے' اگرچہ تقسیم ہند میں کسی صوبے یا ریاست کو یہ حق نہیں دیا گیا تھا' لیکن جنوبی ایشیا کو تباہ کن جنگ سے بچانے کے لئے اور پھر یہ کہ اگر اہل کشمیر مکمل انڈی پینڈنٹ ریاست قائم کرنے کا فیصلہ کر ہی چکے ہیں تو ان کی جو کشمکش آج بھارت سے جاری ہے وہ کل پاکستان کے تسلط کے خلاف بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ان حقائق کو ذہن میں رکھتے ہوئے حکومت پاکستان کو باون سالہ پرانی سلامتی کونسل کی قرارداد کے حوالے سے کشمیر کا فیصلہ کروانے پر اصرار کرنے کی بجائے آج کے حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے کشمیر کا تصفیہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہم جنرل صاحب کو چین کا کامیاب دورہ کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں' لیکن بدقسمتی سے خارجہ پالیسی کے حوالے سے ہماری تاریخ یہ رہی ہے کہ ہم نے علاقائی طاقتوں سے اپنے تعلقات استوار کرنے کی بجائے سات سمندر پار امریکہ کی گود میں جا بیٹھے۔ ہمارے لیڈروں نے متعدد بار امریکہ کی شے پا کر روس اور چین جیسے ہمسایوں سے بگاڑ پیدا کر لی۔ ۱۹۶۲ء میں چین بھارت جنگ کے موقع پر ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں پاک بھارت جنگ کے موقع پر ہم نے چین کے مشوروں کو نظر انداز کیا اور ناقابل تلافی نقصان اٹھایا۔ ہم امریکہ کی دولت اور چٹی چمڑی کی چمک دمک سے اتنے مرعوب ہو جاتے ہیں کہ علاقائی قوتوں کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر امریکہ ہم سے دوستی میں مخلص بھی ہو تو بھی مشکل وقت میں بروقت ہماری مدد کو پہنچنا اس کے لئے آسان نہیں۔

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق اسلام آباد اس وقت امریکی جاسوسی ادارے سی آئی اے کا دنیا میں سب سے بڑا مرکز ہے۔ امریکہ نے اپنے اس مرکز کے ذریعے پاکستان کی اعلیٰ ترین سول اور ملٹری قیادت کو اس طرح جکڑ رکھا ہے کہ جو حاکم بھی امریکی پالیسیوں کو فالو نہیں کرتا وہ اس کی کرسی پر زلزلہ طاری کر دیتے ہیں۔ جنرل صاحب اگر حقیقی طور پر علاقائی طاقتوں سے اپنے اچھے تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں تو انہیں امریکہ کے اس جال کو توڑنا ہوگا جو اس نے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں بچھایا ہوا ہے۔

ہم آخر میں جنرل صاحب کو یہ مشورہ بھی دیتے ہیں کہ حقیقی آزادی کا لطف اس وقت تک نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک اقتصادی طور پر ملک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہوتا۔ قرضوں کی ری شیڈولنگ کراتے جانا اور سود کی ادائیگی کرتے رہنے سے ہماری معیشت کبھی بھی مضبوط نہیں ہو سکتی۔ ہمیں اس معاملے میں بھی جرأت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ہمارا کام آسان کر دیا ہے' ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں اعلیٰ ترین عدالت نے بینک کے سود کو غیر اسلامی اور حرام قرار دے دیا ہے' لہٰذا ہم یہ ادا نہیں کر سکتے۔ رہ گئی آپ کی اصل رقم تو جونہی ہم ادائیگی کے قابل ہوں گے آپ کی رقم ادا کر دی جائے گی۔ اگرچہ عالمی استعمار کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا آسان کام نہیں ہے' مگر اور کوئی چارۂ کار بھی تو نہیں۔ آج جس طریقے سے ہم وقت کو دھکا لگا رہے ہیں یہ کب تک چلے گا۔ یاد رکھئے امریکہ' بھارت یا اسرائیل کسی جنگ وغیرہ کے ذریعے ہماری ایٹمی صلاحیت کو ختم نہیں کر سکتے' بلکہ ہمیں اقتصادی طور پر مفلوج کر کے بھوک اور ننگ کو اس بری طرح مسلط کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ ہم پیٹ کے ہاتھوں مجبور ہو کر ان استحصالی قوتوں کے سامنے سرنگوں ہو جائیں۔ لہٰذا ہمیں فوری طور پر عالمی مالیاتی استعمار کے خلاف اعلان بغاوت کر کے پاکستان کی اقتصادی بحالی کی کوششیں کرنی چاہئیں' وگرنہ پاکستان کی سلامتی کو درپیش خطرات سے نمٹا نہیں جا سکے گا۔ جنرل صاحب' بعض ناگوار تاریخی حادثات کے باوجود پاکستان کی عوام کو اپنی فوج سے عقیدت کی حد تک محبت ہے۔ اگر یہ تاثر پیدا ہوا کہ فوج اپنے ایجنڈے کی تکمیل کی آڑ میں اقتدار کو طول دے رہی ہے تو اس سے فوج اور عوام میں محبت کا رشتہ قائم نہیں رہ سکے گا' جس سے پاکستان کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ہمارا اصل ہدف مملکت خداداد پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہونا چاہئے' لیکن اگر پہلے قدم کے طور پر پاکستان خوشحال اسلامی جمہوری ملک بھی بن جائے تو اصل ہدف کی طرف تیزی سے بڑھا جا سکتا ہے۔

ولی اللہ بننے کا طریقہ

آج کا مسلمان اللہ تعالیٰ سے دوستی کا خواہش مند تو ہے مگر وہ اسے دوست بنانا چاہتا ہے وظیفے پڑھ پڑھ کر' اسے شیطان نے یہ پٹی پڑھا دی ہے کہ وظیفے پڑھ کر تو ولی بن جائے گا اور کچھ کرنے ورنے کی ضرورت نہیں۔ آج کے مسلمان کو کون سمجھائے کہ وظیفے پڑھنے سے کوئی ولی اللہ نہیں بنا کرتا' ولی اللہ تو بنتا ہے گناہ چھوڑنے سے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ دے اس کا بندہ بن جائے تو بنتا ہے ولی اللہ۔ ذکر کی اہمیت سے انکار نہیں یہ بھی ایک نسخہ ہے گناہ چھوڑنے کا' مگر شرط یہ ہے کہ ذکر برائے ذکر نہ ہو۔ ذکر اسی نیت سے کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو اور اس کی نافرمانی چھوٹ جائے۔ ہر شخص سوچے کہ وہ جن گناہوں میں مبتلا ہے اس کے اندر ان کے چھوڑنے کی ہمت ہے یا نہیں؟ گناہ وہ اپنے اختیار سے کر رہا ہے یا مجبور ہو کر؟ اس حقیقت کو بیٹھ کر بار بار سوچیں اور ایک ایک گناہ کے بارے میں سوچیں کہ یہ گناہ اپنے ارادے اور اختیار سے کر رہے ہیں یا کوئی زبردستی کروا رہا ہے؟ سوچنے سے بالآخر اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہر گناہ اپنے ہی اختیار سے کر رہے ہیں۔ جب گناہ اپنے اختیار میں ہے تو اس کا چھوڑنا بھی تو اپنے اختیار میں ہے۔ اگر کوئی گناہ کرنے میں خود کو بے اختیار اور مجبور سمجھتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک احمق خود جلتے تنور میں چھلانگ لگا دے اور ساتھ ساتھ شور بھی کرتا جائے کہ مجھے بچالو بچالو' اس وقت کوئی اسے پکڑ کر پوچھے کہ پہلے تو یہ بتا کہ تو خود کود رہا ہے یا کوئی اور پکڑ کر تجھے تنور میں جھونک رہا ہے؟ ایسے ہی جو بیوقوف گناہ کر کے جہنم کی آگ میں کود رہا ہے اس سے بھی کوئی پوچھے کہ تم خود جہنم میں کود رہے ہو یا کوئی زبردستی تمہیں اٹھا کر جہنم میں پھینک رہا ہے۔ ہر گناہ کو چھوڑنے کی بنیاد ہمت پر ہے' ہمت سے کام لے۔ نہ گناہ کرے نہ جہنم میں کودے۔ صرف وظیفوں سے کچھ نہیں ہوتا' پہلے ہمت کر کے گناہ چھوڑ دے پھر اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا رہے۔ اس سے محبت بڑھے گی اور گناہ چھوڑنا آسان ہو جائے گا۔

(مفتی رشید احمد کے مضمون "مراقبۂ موت" سے اقتباس)

سی ٹی بی ٹی نامنظور : ریفرنڈم ہو گیا

ملک کی تمام دینی جماعتوں نے متفقہ طور پر سی ٹی بی ٹی کو مسترد کر دیا

نیوکلیائی تجربات سے روکنا انسانیت کے خلاف جرم ہے ○ سلطان بشیر الدین محمود

حکومت اس بحث کو بند کرے اور سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کرنے کا دو ٹوک اعلان کرے ○ عبد الستار نیازی

اگر دستخط سے فوج اور عوام میں کشمکش پیدا ہوئی تو تمام تر ذمہ داری موجودہ حکومت پر ہوگی ○ قاضی حسین احمد

سی ٹی بی ٹی بہت چالاکی سے لکھا ہوا معاہدہ ہے، ہم نے دستخط کئے تو اسرائیل حرمین پر چڑھ دوڑے گا ○ حمید گل

ہمارے دفاع کا سب سے بڑا ذریعہ ایٹمی طاقت ہے ○ آفتاب لودھی ' سی ٹی بی ٹی قوم اور اسلام سے غداری ہے ○ مختار گل

آج امریکہ اور روس ہم سے ذمہ داری کا سرٹیفکیٹ مانگتے ہیں جو خود انتہائی غیر ذمہ دار ہیں ○ زاہد الراشدی

ہمارے رہنما حضرت محمد ﷺ ہیں، ہم کلنٹن کے حکم کے پابند نہیں ○ معین الدین لکھوی

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے زیر اہتمام سی ٹی بی ٹی نامنظور کانفرنس میں دینی جماعتوں کے سربراہان اور قائدین کا اظہار خیال

(مرتب : ابو نثر فرقان دانش خان)

ہفتہ ۱۲ فروری بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم لاہور میں فرمانِ ربانی ﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ ﴾ کی روشنی میں متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے زیر اہتمام سی ٹی بی ٹی نامنظور کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تمام دینی جماعتوں کے قائدین و نمائندگان نے شرکت کی۔ کارروائی کا آغاز شام ساڑھے چھ بجے ہوا۔ وسیع و عریض قرآن آڈیٹوریم تنگیٔ داماں کا شکار نظر آتا تھا۔ جن حاضرین کو سیٹیں پر ہونے کے بعد ہال کی سیڑھیوں، سٹیج کے سامنے خالی جگہ یا سٹیج پر بھی بیٹھنے کو جگہ نہ ملی انہوں نے کھڑے ہو کر مقررین کو سنا۔ کانفرنس کی صدارت متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے صدر و امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاری محمد عزیر صاحب نے تلاوت قرآن کی سعادت حاصل کی۔ تحریک اسلامی کے پروفیسر حفیظ الرحمٰن احسن نے سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری ادا کی۔ اس کانفرنس سے درج ذیل مقررین نے خطاب کیا۔

سلطان بشیر الدین محمود (نیو کلیئر سائنسدان)

ایٹمی سائنسدان سلطان بشیر الدین محمود نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی پاکستان کی سائنسی ترقی روکنے کی سازش ہے۔ دراصل پاکستان وہ واحد اسلامی ملک ہے جسے خدا نے ایٹمی صلاحیت بخشی ہے، جس پر عیسائی اور یہودی پریشان ہیں۔ لہٰذا پاکستان سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرانے کے بعد ایف ایم سی ٹی پر دستخط کرانے کیلئے دباؤ ڈالا جائے گا اور بالآخر پاکستان کو اس صلاحیت اور طاقت سے مکمل طور پر محروم کر دیا جائے گا۔ آج ہم پر جو مغربی ممالک دباؤ ڈال رہے ہیں۔ وہ خود چار ہزار سے زائد ایٹمی دھماکے کر چکے ہیں۔ اس وقت امریکہ اور فرانس کے پاس ۶۰۰ سے زائد، برطانیہ کے پاس ۴۵ اور اسرائیل کے پاس ۱۲۰ سے زائد ایٹم بم موجود ہیں۔ نیو کلیئر ٹیسٹ کرنے سے ایٹم بم بہتر ہوتا ہے اور اس سے دُور دُور کے انسانوں کے بجائے صرف ٹارگٹ کے لوگ مارے جاتے ہیں۔ اگر ٹیسٹ نہ کرنے دیئے گئے تو جنہوں نے ایٹم بم بنانا ہے وہ ضرور بنائیں گے لیکن وہ ڈرٹی بم ہو گا جو انسانیت کو ہولناک تباہی سے دوچار کر سکتے ہیں لہٰذا سی ٹی بی ٹی کے ذریعے ٹیسٹوں سے روکنا انسانیت کے خلاف بہت بڑا جرم ہے۔

انہوں نے کہا ایٹم بم صرف تباہی نہیں پھیلاتے بلکہ یہ انسانیت کے لئے رحمت کا بھی ذریعہ ہیں۔ ہم اپنی ایٹمی صلاحیت کے ذریعے اپنے قرضے اتار سکتے ہیں اور اپنی معیشت کو مستحکم کر سکتے ہیں۔ جس طرح چھوٹے کیمیکل بموں سے مائننگ، پتھر توڑنے اور سڑکیں بنانے کا کام لیا جاتا ہے اس طرح زیر زمین ایٹمی دھماکے کر کے نہ صرف تیل اور گیس کے ذخائر دریافت کئے جا سکتے ہیں بلکہ تیل و گیس کے جو کنویں خشک ہو چکے ہیں انہیں دوبارہ چلایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک میں مٹی کے جمع ہونے سے تربیلا کا لیول کم ہو رہا ہے۔ اس بم کے ذریعے اس مٹی کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ کراچی کے پانی کا مسئلہ حل کرنے کیلئے صرف ایک دھماکہ کافی ہو گا اور چند سیکنڈوں میں دریائے سندھ کا رخ تبدیل کر کے کراچی کو پانی مہیا کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات سے نہیں ڈرنا چاہئے کہ ہم نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کئے تو تنہا رہ جائیں گے کیونکہ جس دن ہم اکیلے ہو گئے' اللہ ہمارے ساتھ ہو جائے گا۔

مولانا عبد الستار خان نیازی (امیر جے یو پی)

مولانا عبد الستار خان نیازی نے کہا کہ بھارت کبھی کشمیر کو اٹوٹ انگ کہتا ہے۔ کبھی کہتا ہے ہم آزاد کشمیر پر قبضہ کریں گے۔ ان حالات میں اگر ہم سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرتے ہیں تو اس کا مطلب اپنی دفاعی قوت کو کمزور کرنا ہے اور یہ خودکشی سے کم نہیں۔ ہم جنرل مشرف کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اس پر جاری بحث کو ختم کریں اور واضح اعلان کریں کہ ہم سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کریں گے۔

مولانا معین الدین لکھوی (جمعیت الحدیث)

مولانا نے کہا ہمارے رہنما حضرت محمد ﷺ ہیں، ہم کلنٹن کے حکم کے پابند نہیں۔ ہم مسلمان ہونے کے ناطے اللہ کے سوا کسی حکمران کو نہیں مانتے۔ اللہ کا حکم ہے کہ دشمن کے مقابلے میں استعداد بھر قوت جمع کرو جبکہ امریکہ ہمیں ایٹمی صلاحیت کے خاتمے کا حکم دے رہا ہے۔ اس اعتبار سے سی ٹی بی ٹی کا معاہدہ خلافِ اسلام ہے۔ ہم ایسے

سٹیج کا ایک منظر : امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کرسی صدارت پر رونق افروز ہیں
تنظیم الاخوان کے نمائندے جناب آفتاب اقبال محو خطاب ہیں۔ سٹیج سیکرٹری جناب حفیظ الرحمٰن بھی تصویر میں نمایاں ہیں

صدر تقریب خاموش رہے

تنظیم اسلامی کے سربراہ اور متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے صدر ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت سی ٹی بی ٹی نامنظور کے موضوع پر ہونے والی کانفرنس کی ایک انفرادیت یہ رہی کہ اس میں کم و بیش درجن بھر مقررین نے خطاب کیا لیکن صاحب صدر نے وقت کی کمی کے باعث کوئی باقاعدہ خطاب نہیں کیا۔

سلطان بشیر الدین محمود کو ڈاکٹر اسرار احمد نے پہلا شہید سی ٹی بی ٹی قرار دیا

ایٹمی سائنس دان سلطان بشیر الدین محمود کو جب سٹیج سیکرٹری نے خطاب کی دعوت دی تو امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ سلطان بشیر الدین محمود پہلے شہید سی ٹی بی ٹی ہیں جنہیں نواز حکومت میں سی ٹی بی ٹی کے خلاف مضمون لکھنے پر اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کو تسلیم کرا لیا : قاضی حسین احمد

جماعت اسلامی پاکستان کے امیر قاضی حسین احمد کو جب سیمینار سے خطاب کی دعوت دی گئی تو انہوں نے تقریر کے آغاز میں کہا کہ ڈاکٹر اسرار احمد کی دراصل یہ کوشش تھی کہ ان کے متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کو تسلیم کیا جائے اس تقریب کے ذریعے وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ان کے متحدہ محاذ کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ان کے اس جملے پر تمام حاضرین مسکرا اٹھے۔

کانفرنس کا ایک ایمان افروز منظر — قرآن آڈیٹوریم اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تنگ دامانی کا شکار نظر آتا ہے، مقررین کے نام بالترتیب یہ ہیں: مولانا مختار گل' آفتاب خان لودھی' مولانا زاہد الراشدی' مولانا معین الدین لکھوی' مولانا سید یوسف شاہ اور مولانا امجد خان

قاضی حسین احمد، سلطان بشیر الدین محمود، مولانا عبدالستار نیازی اور جنرل (ر) حمید گل کانفرنس سے خطاب کررہے ہیں

کسی معاہدے کو تسلیم نہیں کرتے جس سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی لازم آتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سابق حکمرانوں کو بار بار کہا کہ سودی معیشت ختم کرو مگر انہوں نے ہماری بات نہ مانی اور اللہ اور اسکے رسولؐ سے جنگ مول لے لی جس کا آج وہ خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ اگر ہم آج سودی معیشت ختم کردیں تو ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اسلام امن کا حکم دیتا ہے۔ مغربی قوتوں کو ہم سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے پاس ایٹم بم رہ گیا تو انہیں نقصان ہوگا۔ کیونکہ اسلام ہمیں بلاوجہ کسی سے الجھنے کی تعلیم نہیں دیتا۔

آفتاب احمد خان لودھی (پاکستان عوامی تحریک)

میجر (ر) آفتاب احمد خان لودھی گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس کی سی ٹی بی ٹی کمیٹی کے کنوینر بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط پاکستان کے ہر قسم کے ایٹمی پروگرام کو ختم کرنے کی کوشش ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط FMCT اور NPT پر دستخط کیلئے پہلے قدم کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا یہ سمجھنا کہ CTBT پر دستخط کرکے کوئی ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا احمقوں کی جنگ میں رہنے کے مترادف ہے۔ اس وقت ہمارا سب سے بڑا دفاع ہماری ایٹمی طاقت ہے۔ ہم نہ صرف سی ٹی بی ٹی کی مذمت کرتے ہیں بلکہ ہر اس کوشش کی بھی مخالفت کرتے ہیں جو اس پر دستخط کیلئے کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردیئے تو کل ہمارا دشمن بھارت ہی ہمیں اس کہوٹہ پلانٹ کے بین الاقوامی معائنے کے لئے مجبور کر سکتا ہے اور اس معائنے کیلئے آنے والی ٹیم میں بھارتی اور اسرائیلی انسپکٹر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے بدلے کوئی اقتصادی سودا ہماری اس صلاحیت کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت روایتی اسلحہ اور عددی برتری میں ہم سے بہت آگے ہے۔ اس کا منصوبہ یہ ہے کہ وہ بحری حملہ کرکے پاکستان کی اقتصادی ناکہ بندی کردے جبکہ ہم دشمن کی اس ناکہ بندی کا مقابلہ اپنی ایٹمی صلاحیت اور ایٹمی ہتھیاروں کے ذریعے ہی کرسکتے ہیں۔

مولانا زاہد الراشدی (پاکستان شریعت کونسل)

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ وقت کی جدید ترین جنگی صلاحیت اور قوت کے حاصل کرنے کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اس اعتبار سے اپنے دفاعی اخراجات میں کمی کرنا اور معاشی ضروریات کو دفاعی اخراجات پر ترجیح دینا قومی خودکشی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کا مطلب اپنے ایٹمی پروگرام کو بین الاقوامی کنٹرول میں دے دینا ہے۔ ہم نے گزشتہ نصف صدی میں اپنی معیشت، اپنی سیاست اور اپنے معاشرتی مسائل کو بین الاقوامی کنٹرول میں دے کر کیا کمایا ہے جو ہم اپنا دفاع بھی اپنے دشمنوں کے ہاتھوں میں دے دیں۔ انہوں نے کہا ہم پر الزام ہے کہ ہم ایٹمی قوت کو سنبھال نہیں سکیں گے۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ایٹم بم کا عمداً استعمال کس نے کیا ہے اور بلا ارادہ اس کے استعمال کا جرم کس سے سرزد ہوا ہے۔ آج امریکہ اور روس ہم سے ذمہ داری کا سرٹیفکیٹ مانگتے ہیں جو خود غیر ذمہ دار ثابت ہو چکے ہیں۔ میں سی ٹی بی ٹی نامنظور کانفرنس کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہوں۔

جنرل (ر) حمید گل (صدر تحریک اتحاد)

حکومت نے سی ٹی بی ٹی پر جس بحث کا آغاز کیا ہے وہ لاحاصل ہے، لیکن اب چونکہ بحث شروع ہو چکی ہے تو اس پر بات ہونی چاہئے۔ اس کیلئے یہ کانفرنس بہترین ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کارگل کا واقعہ ہوا تو بھارت اور امریکہ نے پاک فوج کو "روگ آرمی" اور بنیاد پرست قرار دیا۔ ۱۲ اکتوبر کا واقعہ پیش آیا تو امریکہ کیلئے یہ بات پریشان کن تھی کہ قوم اور فوج ایک ہیں۔ لہٰذا اس نے پاک فوج اور قوم کے درمیان اختلاف اور تفریق پیدا کرنے کے منصوبے پر کام شروع کردیا۔ سی ٹی بی ٹی اسی منصوبے کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا ہمارا آئین کہتا ہے کہ ملک میں کوئی قانون اسلام سے متصادم نہیں بنایا جاسکتا تو قرآن کے احکامات سے متصادم کوئی معاہدہ کیسے کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے کے پیچھے دراصل نظاموں کا ٹکراؤ ہے۔ ہم نے اتنی مختصر مدت میں اپنے ملک میں سب نظام آزمالئے۔ اب صرف ہم نے ایک تجربہ کرنا ہے یعنی نفاذ اسلام کا۔ دنیا کو پتہ ہے کہ ہم وہ تجربہ ضرور کریں گے۔ مغربی دنیا اس نظام سے خوفزدہ ہے اور وہ نہیں چاہتی کہ ہم اپنے پیروں پر کھڑے ہوں۔ اگر ہمارے پاس ایٹمی صلاحیت ہوئی تو وہ ہمیں اس ملک کو مثالی اسلامی ریاست بنانے سے نہیں

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کا تعارف

انتخابی سیاست کی دلدل اور کشاکش اقتدار کے جھنجھٹ سے دامن بچانے اور قرآن کے عطا کردہ لائحہ عمل یعنی دعوت الی الخیر، امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے منہاج محمدیؐ کے مطابق غلبہ واقامت دین کیلئے پاکستان کی دینی ومذہبی جماعتوں کو متحد کرنے کی غرض سے ۴ مئی ۱۹۹۹ء کو متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں باضابطہ طور پر اب تک ملک کی چار دینی جماعتیں شامل ہیں۔

۱ تنظیم اسلامی پاکستان
۲ تحریک اسلامی پاکستان
۳ تنظیم الاخوان
۴ مرکزی جمعیت اہل حدیث

ان جماعتوں نے اتفاق رائے سے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کو محاذ کا صدر منتخب کیا۔ امیر تنظیم الاخوان مولانا محمد اکرم اعوان نائب صدر منتخب ہوئے۔ بعد ازاں تحریک اسلامی کے نائب امیر پروفیسر حفیظ الرحمٰن احسن کو ناظم نشرواشاعت، ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی ڈاکٹر عبدالخالق کو معتمد اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم تعلیمات جناب مولانا محمد مبشر مدنی کو محاذ کا ناظم مالیات مقرر کیا گیا۔

رُوک سکیں گے۔ انہوں نے کہا سی ٹی بی ٹی بہت چالاکی سے لکھا ہوا معاہدہ ہے جو اسرائیل کی حفاظت کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ چونکہ امریکہ میں صدارتی الیکشن نزدیک ہے۔ اگر صدر کلنٹن کی پارٹی کے نمائندے کو کامیاب ہونا ہے تو یہودیوں کا کلنٹن پر دباؤ ہے کہ وہ پاکستان سے اس معاہدے پر دستخط کرا کے دے۔ انہوں نے کہا یہ جھوٹ ہے کہ یہ بڑا معصوم معاہدہ ہے۔ اس معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان ہائیڈروجن بم نہ بنا سکے جس کے ہم بہت قریب ہیں۔ انہوں نے کہا پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں حکومت ہی کسی معاہدے پر دستخط کرتی ہے اور حکومت ہی اس کی توثیق کرتی ہے۔ لہٰذا جو یہ کہہ رہے ہیں کہ دستخط کر دیئے جائیں بعد میں ہم بھی امریکی سینٹ کی طرح اس کی توثیق نہیں کریں گے' عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں کئے گئے معاہدوں کی وجہ سے ہمیں جو نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے ان کا آج کوئی ذمہ دار نہیں۔ یہ صلاحیت ہمارے پاس ہماری آنے والی نسلوں کی امانت ہے۔ ہمیں کیا حق پہنچتا ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کی آزادی کو گروی رکھ دیں۔ بھارت نے ماضی میں کئے گئے کسی معاہدے پر عمل درآمد نہیں کیا کیونکہ معاہدوں کی تشریح وہی ہوتی ہے جو طاقتور کرتا ہے۔ ہمیں اپنی ایٹمی صلاحیت سے رول بیک کرکے اپنی طاقت نہیں کھونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جو ملک ایک اچھے معیار کی سائیکل نہیں بنا سکتا اسے ایٹمی طاقت کا مل جانا معجزہ ہے۔ یہ صلاحیت خداداد ہے۔ اس اعتبار سے اس صلاحیت کی حفاظت پاکستان ہی کیلئے نہیں بلکہ عالم اسلام کے دفاع کیلئے بھی ضروری ہے۔ اگر ہم نے دستخط کر دیئے تو اسرائیل حرمین پر چڑھ دوڑے گا۔ انہوں نے کہا ہم نے ایٹمی پروگرام کیلئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ بھٹو اور ضیاء اس کی بھینٹ چڑھے جبکہ غلام اسحاق خان کے ساتھ جو واردات ہوئی اس میں بھی پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا بڑا دخل تھا۔ آج سی ٹی بی ٹی کا ہدف خود افواج پاکستان ہیں۔ لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ وہ غیروں کی کسی چال میں نہ آئے۔

مولانا سید یوسف شاہ (سمیع الحق گروپ)

مولانا سید یوسف شاہ نے اپنی جماعت کی طرف سے کانفرنس کے شرکاء کو یقین دلایا کہ سی ٹی بی ٹی کی مخالفت میں تمام دینی جماعتیں جو لائحہ عمل مرتب کریں گے ہم اس کا ساتھ دیں گے اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

مولانا امجد خان (جمعیت علماء اسلام (ف))

امریکہ اس معاہدے کے ذریعے کوشش کر رہا ہے کہ نڈر اور باہمت لوگ سامنے نہ آسکیں لیکن پاکستانی قوم حکمرانوں کو کبھی اس معاہدے پر دستخط کی اجازت نہ دے گی۔ انہوں نے کہا حکومت کو سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر اسی جرأت کا مظاہرہ کرنا چاہئے جو انہوں نے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں دکھائی ہے۔

مولانا مختار گل (امیر تحریک اسلامی)

یہ قرآن کے صریح حکم کے خلاف ہے کہ ہم ایٹمی صلاحیت کو ترقی یافتہ بنانے کے خلاف کسی معاہدے پر دستخط کریں۔ انہوں نے کہا سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا قوم اور اسلام سے غداری ہے۔ امریکہ نے اسلام کا مطالعہ ہم سے زیادہ کیا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ اسلام کسی کی بالادستی قبول نہیں کرتا۔ اس لئے وہ مختلف طریقوں سے ہمیں مٹانے کے درپے ہیں۔ انہوں نے کہا موجودہ سپرپاورز کے مفادات ظلم سے وابستہ ہیں۔ جبکہ ہمارا منشاء پوری دنیا میں اسلام کے نظام عدل و انصاف کو قائم کرنا ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم ناقابل تسخیر قوت بن کر ابھریں۔ جبکہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرکے ہم اس عالمی سازش کا حصہ بنیں گے جو اسلام کے خلاف ہے۔

جناب آفتاب اقبال (تنظیم الاخوان)

یہ فوجی حکومت کی بھول ہے کہ عوام ان کے ساتھ ہیں۔ عوام فوجی حکومت کے نہیں اسلام کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا میں یہاں موجود زعمائے ملت سے سوال کرتا ہوں کہ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ وہ متحد ہو کر قوم کی رہنمائی کریں۔

قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی)

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا کہ میں ڈاکٹر صاحب کو یہ کانفرنس منعقد کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پاک فوج میں جذبہ شہادت سے سرشار لوگوں کی موجودگی میں اگر سی ٹی بی ٹی معاہدے پر دستخط کئے گئے تو اس سے فوج اور قوم کے درمیان جو کشمکش شروع ہوگی اس کی تمام تر ذمہ داری انہی پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں دو طبقے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ امریکہ کے کہنے پر معاہدہ پر دستخط کر دیئے جائیں' فوج میں ڈاؤن سائزنگ کر دی جائے' جہادی تنظیموں پر پابندی عائد کر دی جائے اس سے بڑے فائدے ہوں گے جبکہ دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ نہیں یہ ہماری آزادی کا معاملہ ہے' ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اس دوسرے طبقے کی ملک میں اکثریت ہے۔ حکومت کو اس اکثریتی طبقے کی خواہشات کے برعکس کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا وزیر خارجہ کہتے ہیں کہ ملک کی دو بڑی جماعتیں مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دستخط کرنے کے حق میں ہیں تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہونا چاہئے۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ اگر ایسا ہے تو پھر انہوں نے ان سے اقتدار کیوں لیا تھا۔ موجودہ حکمران رخصت ہو جائیں اور اقتدار انہیں ہی دے دیں۔

انہوں نے کہا کہ امریکہ اور دوسری عالمی طاقتیں پاکستان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھی ہیں۔ خود امریکہ اور مغربی ممالک کے پاس اس دنیا کو کئی بار تباہ کرنے کا ذخیرہ موجود ہے۔ جبکہ ہمیں اپنی سلامتی کا خطرہ لاحق ہے۔ بھارت جس نے ہمیں کبھی تسلیم ہی نہیں کیا کئی بار ہمیں ختم کرنے کی کوشش کر چکا ہے' اس کی فوجیں سرحد پر کھڑی ہیں گویا جس طرح کا خطرہ ہمیں لاحق ہے دنیا میں کسی اور کو نہیں لیکن اس کے باوجود ہم سے آزادی کا حق چھینا جا رہا ہے۔ موجودہ عسکری قیادت کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ایٹمی صلاحیت ان کے پاس قوم کی امانت ہے اور اس میں خیانت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

کانفرنس کی متفقہ قرارداد

اس موقع پر تمام دینی جماعتوں کے سربراہان و قائدین اور حاضرین نے سی ٹی بی ٹی کو مسترد کرتے ہوئے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی۔ جس میں کہا گیا کہ :

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کا یہ اجتماع عام متفقہ طور پر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان کو C.T.B.T کے معاہدہ پر کسی قیمت پر دستخط نہیں کرنے چاہئیں۔ سربراہ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ ہم اس موضوع پر عام بحث کے ذریعے قوم کے اندر متفقہ موقف پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور پھر اس معاہدے کے بارے میں کوئی فیصلہ کریں گے۔ یہ اجتماع اعلان کرتا کہ C.T.B.T کے معاہدہ کا پوری تفصیل سے جائزہ لینے کے بعد ہم اس قطعی اور حتمی فیصلے پر پہنچے ہیں کہ یہ معاہدہ پاکستان کے خلاف کھلی سازش کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کو تسلیم کرنا قرآن و سنت کی واضح ہدایات کی کھلی خلاف ورزی کے مترادف ہے جس کی سزا سے ہم نہیں بچ سکیں گے۔ ہماری سلامتی کا تقاضا ہے کہ ہم اس معاہدے کی تجویز کو قطعی طور پر مسترد کر دیں۔ چنانچہ ہم حکومت پاکستان سے دوٹوک الفاظ میں مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس پاکستان دشمن معاہدہ کے بارے میں بے کار بحث و مباحثہ میں پڑنے کی بجائے اس کو فوری طور پر مسترد کر دے تاکہ ہم اپنے دشمنوں کے عزائم کو ناکام بنا سکیں۔ یہ اجتماع حکومت پر یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہے کہ حکومت قوم کے متفقہ موقف کے خلاف کوئی اقدام کرکے اپنے لئے اور قوم کے لئے مشکلات پیدا نہ کرے اور افواج پاکستان اور قوم کے درمیان افتراق پیدا کرنے کا ذریعہ نہ بنے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ تاریخ کے اس نازک مرحلے پر جرأت مندانہ فیصلہ کرکے خود بھی سرخرو ہو اور قوم کی سربلندی کی راہ بھی ہموار کرے۔

شہید سی ٹی بی ٹی : سلطان بشیرالدین محمود

یہ مضمون نوائے وقت سے لیا گیا ہے۔ اس کا عنوان امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے تجویز کیا ہے۔ واضح رہے کہ امیر تنظیم اسلامی نے چند ہفتے قبل مسجد دار السلام میں اپنے خطاب جمعہ کے دوران ممتاز ایٹمی سائنسدان انجینئر سلطان بشیرالدین محمود کو سی ٹی بی ٹی کے حوالے سے تنقیدی مضمون تحریر کرنے کی پاداش میں نواز حکومت کے دوران ملازمت سے فارغ کئے جانے پر پہلے شہید سی ٹی بی ٹی کا خطاب دیا تھا۔

تحریر : مسعود احمد شاہ

بشیرالدین محمود یکم جنوری ۱۹۴۲ء کو بھارت کے ضلع امرتسر کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ بعد ازاں ایک پسماندہ سکول سے میٹرک میں اعلیٰ نمبروں پر وظیفہ حاصل کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۹۵۹ء میں پورے پنجاب میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور قومی ٹیلنٹ سکالر شپ لیا۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کے آخری سال میں دوران پڑھائی آپ نے ملازمت کرنے کے باوجود الیکٹریکل انجینئرنگ میں یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ نے پہلی نوکری واپڈا میں حاصل کی۔ مگر آپ کو وہاں کا ماحول پسند نہ آیا اور تین ماہ بعد ساڑھے سات ہزار روپیہ بانڈ منی (Bond Money) دے کر پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں شمولیت اختیار کرلی۔ بشیرالدین محمود کو حکومت پاکستان نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے سلسلے میں برطانیہ بھیج دیا اور ۱۹۶۵ء میں مانچسٹر یونیورسٹی سے نیو کلیئر ری ایکٹر کنٹرول انجینئرنگ میں ایم ایس انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۶۵ء کی بھارت اور پاکستان کی جنگ کے دوران پاکستانی سفارت خانے کو ایک ہزار پونڈ سے زیادہ چندہ بشیرالدین محمود نے جمع کر کے دیا۔

نیو کلیئر انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیم اور ٹریننگ کی تکمیل کے بعد ۱۹۶۶ء میں آپ واپس پاکستان آ گئے۔ لیکن دو سال بعد ہی برطانیہ اٹامک انرجی اتھارٹی کے مشہور ڈیزائن سنٹر رزلے (Rislay) میں نیو کلیئر ری ایکٹروں کے ڈیزائن مرتب کرنے برطانیہ چلے گئے۔ اس قیام کے دوران یو کے اٹامک انرجی اتھارٹی نے بشیرالدین محمود کے صرف ایک سال میں نیو کلیئر ری ایکٹرز پر گیارہ مقالہ جات چھاپے اور تین ایجادات کے پیٹنٹ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دیں جو کہ ان کے نزدیک کسی بھی سائنس دان کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔ ۱۹۶۹ء میں حکومت برطانیہ کے روک دینے کے باوجود آپ پاکستان کی محبت میں یہاں چلے آئے۔

سلطان بشیرالدین محمود نے نیو کلیئر انجینئرنگ میں بہت سے مقالہ جات لکھے' کئی ایک ایجادات کیں۔ جن میں بعض بین الاقوامی طور پر استعمال ہو رہی ہیں۔ سلطان بشیرالدین محمود کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے کام کرنے کے مواقع عطا کئے اب جبکہ یہ سب کچھ اخباروں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے بتایا جا سکتا ہے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ انہیں صرف ۳۳ سال کی عمر میں پاکستان کے یورینیم افزودگی کے پروگرام کا پہلا ڈائریکٹر بنایا گیا۔ جسے اب کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کہتے ہیں۔ سلطان بشیرالدین محمود نے اس منصوبہ کو بڑی کامیابی سے آگے بڑھایا۔ انہوں نے ملک کی خدمت کے لئے کئی نیو کلیئر پراجیکٹ لگائے اور پاکستان کے پہلے خود ساختہ نیو کلیئر ری ایکٹر کو ڈیزائن کر کے پاکستانی ذرائع اور انڈسٹری کے تعاون سے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔

سلطان بشیرالدین کو حکومت پاکستان نے ۱۹۷۲ء میں ترقی دی جب وہ کہوٹہ ایٹمی پلانٹ میں ڈائریکٹر تھے۔ انہوں نے چارج سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے حوالے کیا اور حکومت نے انہیں پاکستان اٹامک انرجی کمیشن میں ڈائریکٹر جنرل نیو کلیئر پاور مقرر کر دیا۔ ۱۹۹۱ء میں پاکستان اکیڈمی آف سائنسز نے سائنس اور انجینئرنگ کے شعبہ میں ان کے کام کو سراہتے ہوئے انجینئر سلطان بشیرالدین محمود کو گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ حکومت پاکستان نے ممتاز ایٹمی سائنس دان' سلطان بشیرالدین محمود کو ۱۹۹۷ء میں ان کی اعلیٰ خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ستارۂ امتیاز کا اعزاز عطا کیا۔

سلطان بشیرالدین کی نیو کلیئر پاور کے حوالے سے خدمات کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۹۷۰ء میں پاکستان کے سرکردہ سائنس دان ایک خصوصی اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے ملتان میں اکٹھے ہوئے۔ اجلاس کی صدارت ذوالفقار علی بھٹو نے کی۔ اس اجلاس میں سلطان بشیرالدین محمود سائنس دانوں کی آخری قطار میں دیوار کے ساتھ بیٹھے تھے۔ جب تمام سائنس دان باری باری اپنے خیالات کا اظہار کر چکے تو بشیرالدین نے یورینیم کو افزودہ کرنے کا دعویٰ کیا۔ ذوالفقار بھٹو نے بشیرالدین محمود کے خیالات کے بعد اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں ایٹمی پروگرام شروع کرنے کا اعلان کیا اور بشیرالدین محمود کو کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا پہلا پروجیکٹ ڈائریکٹر مقرر کیا۔ بعد ازاں جب ۵ جولائی ۱۹۷۷ء میں جنرل محمد ضیاء الحق نے ملک میں مارشل لاء لگایا تو انہوں نے بھی پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو "پرامن مقاصد" کے لئے جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ ۱۷/اگست ۱۹۸۸ء کو جب صدر ضیاء ایک فضائی حادثہ میں انتقال کر گئے تو ان کے بعد آنے والی بے نظیر اور نواز شریف حکومتوں میں بھی پاکستان کا ایٹمی پروگرام جاری رہا۔ ۱۹۷۷ء میں جب نواز شریف حکومت میں امریکی معاہدہ "سی ٹی بی ٹی" کا شور اٹھا تو سلطان بشیرالدین محمود اس وقت پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اسلام آباد میں بطور ڈائریکٹر جنرل (نیو کلیئر پاور) کام کر رہے تھے۔ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف' صدر پاکستان اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت کو ایک تحریری خط میں لکھا کہ "سی ٹی بی ٹی" پر دستخط نہ کئے جائیں۔ کیونکہ پاکستان کی عوام نے بڑی قربانیوں کے بعد ایٹمی صلاحیت حاصل کی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر ہم نے "سی ٹی بی ٹی" پر دستخط کرنے ہی تھے تو پاکستانی عوام کو اذیت سے دوچار کر کے ایٹمی صلاحیت کیوں حاصل کی۔ اسی مسئلے کو جنرل جہانگیر کرامت جو اس وقت چیف آف آرمی سٹاف تھے نے اسی "ایشو" کو مد نظر رکھتے ہوئے میاں نواز شریف (اس وقت کے وزیر اعظم) کو "نیشنل سیکورٹی کونسل" قائم کرنے کی تجویز دے دی۔ نواز شریف جو ان دنوں امریکہ کے سرکاری دورے پر جانے والے تھے' انہوں نے جنرل جہانگیر کرامت کو وزیر اعظم ہاؤس اسلام آباد میں طلب کر کے ان کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا۔ جنرل جہانگیر کرامت نے ملک کے وسیع تر مفادات کی خاطر نواز شریف کو استعفیٰ دے دیا۔ نواز شریف امریکہ چلے گئے انہیں کیا معلوم تھا کہ صدر کلنٹن' امریکی وزارت خارجہ اور امریکی سینٹروں کے پاس سلطان بشیرالدین محمود کے تحریری خط کی نقل موجود ہے۔ "نواز کلنٹن" ملاقات میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا اور ایک اطلاع کے مطابق صدر امریکہ' برہم بھی ہوئے۔ نواز شریف نے وعدہ کیا کہ وہ پاکستان جا کر مذکورہ صورتحال کا جائزہ لیں گے۔ میاں نواز شریف نے پاکستان آتے ہی چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کو حکم دیا کہ بشیرالدین محمود کو ایک سال کی جبری چھٹی پر بھیج دیا جائے۔ بشیرالدین محمود کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے امریکی معاہدے "سی ٹی بی ٹی" کی تحریری مخالفت کی تھی اور پاکستانی حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ وہ پاکستان کی غیور عوام کی قربانیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس معاہدے پر دستخط نہ کریں۔

بشیرالدین محمود کی جبری چھٹی یکم جنوری ۱۹۹۹ء سے ۲ جنوری ۲۰۰۰ء تک تھی۔ چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن نے انجینئر سلطان بشیرالدین محمود کی تمام خدمات کو فراموش کرتے ہوئے انہیں ۲ جنوری کو ڈائریکٹر جنرل (نیو کلیئر پاور) پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے عہدے سے ریٹائرڈ کر دیا۔

(بشکریہ : نوائے وقت' لاہور)

فسادِ قلب و نظر فرنگ کی تہذیب
کہ رُوح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف!
رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیر پاک وخیالِ بلند و ذوقِ لطیف!

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

اسرہ ماموند باجوڑ ایجنسی کی دعوتی سرگرمیاں

اسرہ ماموند باجوڑ ایجنسی کے گاؤں انڑو کی جامع مسجد میں قرآن کے ترجمہ و تفسیر کے آخری یوم مورخہ ۴ جنوری بروز منگل صبح ایک پروقار پروگرام منعقد کیا گیا جس میں مختلف علماء کی ساتھ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

اس پروگرام میں جناب گل محمود صاحب کو عظمت قرآن اور قرآن مجید کے حقوق پر خطاب کرنے کا موقع دیا گیا۔ جناب گل محمود نے اپنا خطاب ادعیہ ماثورہ کے بعد ﴿ الرحمٰن○ علم القرآن○ خلق الانسان○ علمه البيان○ ﴾ کے حوالے سے کیا۔ جناب گل محمود نے اپنے خطاب میں قرآن مجید کے دیگر حقوق کے ساتھ ان پر عمل کرنے اور اس کو قائم کرنے پر بہت زیادہ زور دیا۔ جناب گل محمود کا خطاب تقریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔ اور اس کو تقریباً پانچ سو افراد نے جس میں بوڑھے بچے جوان شامل تھے غور سے سنا۔ جناب گل محمود کے اس خطاب کا لوگوں پر بہت مثبت اثر ہوا۔

ماہ رمضان میں ختم القرآن مع ترجمہ و تفسیر کی سعادت مولانا عصمت اللہ نے حاصل کی۔ جبکہ آخری تین سورۃ کے خاتمے کے لئے جناب مولانا گل محمود کو مدعو کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام دوپہر ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اسرہ کا ایک اور پروگرام نماز ظہر کے بعد جامع مسجد میں منعقد کیا گیا اس پروگرام میں جناب فیض الرحمٰن نے عظمت قرآن اور قرآن مجید کے حقوق پر خطاب کیا۔ جناب فیض الرحمٰن نے زیادہ زور قرآن مجید پر عمل کرنے اور اس کو قائم کرنے پر دیا۔ اس خطاب میں تقریباً ۲۰۰ افراد شریک ہوئے۔ اس خطاب کی وجہ سے لوگوں پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے۔

اس کے بعد جناب مولانا فیض الرحمٰن صاحب نے قرآن کی آخری پانچ سورتوں کا ترجمہ و تفسیر بیان کرنے کی سعادت حاصل کی اور جناب مولانا محمد گل نے اختتامیہ دعا کی۔ یہ پروگرام سوا تین بجے اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ : یوسف جان)

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ سرحد وسطی کا شب بسری پروگرام

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ سرحد وسطی کا دعوتی و تربیتی پروگرام مسجد حافظ آباد خویشگی میں شب بسری کی صورت میں مورخہ ۲۲ جنوری ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا۔ میزبانی کے فرائض اسرہ خویشگی کے ذمہ تھے۔ مجموعی طور پر مردان' رسالپور' بدرشی' ہاتھیان اور خویشگی سے ۱۲ رفقاء اور ۱۰/احباب نے کل وقتی شرکت کی۔

پروگرام کی نظامت کی ذمہ داری اسرہ خویشگی کے رفیق خضر حیات نے ادا کی۔ پروگرام کا آغاز نماز مغرب کے بعد ترجمۃ القرآن سے ہوا جس میں جناب خضر حیات نے سورۃ النصر تا سورۃ الناس تک ترجمہ اور تشریح بیان کی۔ اس کے بعد جناب ضمیر اختر صاحب نے سیرت النبیؐ کے ضمن میں بدر سے پہلے آٹھ مہمات کی مقصد و حکمت بیان کی۔

نماز عشاء کے بعد مردان کے جناب ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے مطالبات دین کے موضوع کو بورڈ کی مدد سے نہایت شائستہ الفاظ میں لوگوں کے سامنے واضح کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اسلام چند رسومات یا عبادات کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مکمل نظام ہے جو غلبہ چاہتا ہے۔ اس پروگرام میں رفقاء و احباب کے علاوہ اگرد گرد سے آنے والے تقریباً ۴۰ مقامی نمازیوں نے بھی شرکت کی۔ اس پر کھانے کا وقفہ ہوا۔

کھانے کے وقفے کے بعد تعارفی پروگرام ہوا۔ تعارفی پروگرام کے بعد اسرہ خویشگی کے نقیب جناب ساوید احمد خان نے درس حدیث دیا۔ اس کے بعد راقم نے سیرت صحابہؓ کے ضمن میں حضرت سعید بن عامرؓ کے حالات زندگی بیان کئے۔ اس کے بعد آرام کیلئے وقفہ ہوا۔ انفرادی نوافل اور تلاوت قرآن کریم کے بعد آیۂ بر کی تجوید' تلاوت اور ترجمہ کو گروپس کی شکل میں ادا کیا گیا۔

نماز فجر کے بعد اسرہ بدرشی کے نقیب قاضی فضل حکیم نے سورۃ الزمر کی آیات ۵۳ تا ۵۹ کے مضامین کی روشنی میں توبہ کی حقیقت کو واضح کیا۔ سوائے ضمیر اختر صاحب کے تمام پروگرام پشتو زبان میں کیا گیا۔ اس کے بعد مسنون دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ : فضل رحیم)

تنظیم اسلامی راولپنڈی شرقی میں رمضان المبارک کے خصوصی پروگرام

تنظیم اسلامی راولپنڈی شرقی کے چھ اُسرہ جات ہیں۔ رمضان المبارک کے دوران ۲۵ دروس پر مشتمل خصوصی پروگرام ہوئے۔ ان پروگراموں کی خصوصیت یہ تھی کہ ان پروگراموں کے لئے ایک Facilitator مقرر کیا گیا تھا جو یا تو خود درس دیتا یا آڈیو کیسٹ کے ذریعے پروگرام چلاتا اور سوالات کے جوابات اور دوسری وضاحتیں کرتا۔ دروس کے لئے Facilitator حضرات کو ساری تفاصیل مثلاً کورس' آؤٹ لائن' دروس کے ہینڈ آؤٹس' منتخب نصاب کی آڈیو کیسٹ مہیا کی گئیں۔ پروگراموں کے اختتام پر یا اختتام کے قریب قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں' عظمت قرآن' عظمت صیام و قیام اور قرآن مجید کے حقوق پر مشتمل چار کتابچے شرکاءِ پروگرام میں مفت تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ شرکاء میں بیعت فارم اور معاون فارم بھی تقسیم کئے گئے۔ مجلس عاملہ کے فیصلے کے مطابق دفتر حلقہ میں ۱۶ جنوری کو منعقدہ خصوصی عید ملن تقریب کے لئے بھی احباب کو خصوصی دعوت دی گئی۔ علاوہ ازیں ناظم حلقہ کی ہدایت کے مطابق ان پروگراموں کے شرکاء کے لئے مرکز سے جنوری ۲۰۰۰ء کے میثاق کے شمارے بھی مفت تقسیم کے لئے منگوائے گئے ہیں۔ مختلف اُسرہ جات میں ہونے والے پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے :

① **اُسرہ گنگال** : یہ پر م بعد نماز فجر بذریعہ آڈیو کیسٹ ہوتا تھا۔ پروگرام کا دورانیہ ایک گھنٹہ تھا۔ شرکاء کی تعداد ۱۲ تا ۱۶ تھی۔ پروگرام کے facilitator جناب محبوب ربانی نقیب اُسرہ تھے۔ یہ پروگرام مسجد میں ہوتا تھا۔

② **اُسرہ ڈیفنس کالونی** : یہ پروگرام بعد نماز تراویح جناب صوفی محمد حضور کے گھر ایک گھنٹے کے دورانئے پر مشتمل تھا۔ جناب عبدالواحد درس دیتے تھے۔ شرکاء کی تعداد ۶ تا ۸ تھی۔

③ **اُسرہ النور کالونی** : پروگرام بعد نماز تراویح ایک گھنٹے کے دورانیہ پر مشتمل تھا۔ پروگرام جناب محمد ظہیر اعوان کے گھر ہوتا تھا اور جناب امجد سعید اعوان درس دیتے تھے۔ شرکاء کی تعداد ۱۵ سے ۲۰ تھی۔

④ **اُسرہ شکریال** : پروگرام بعد نماز تراویح جناب زاہد کے گھر بذریعہ آڈیو کیسٹ ہوتا تھا۔ پروگرام کا دورانیہ ایک گھنٹہ تھا۔ پروگرام کے Facilitator جناب اسرار الحق نقیب اُسرہ/ناظم تنظیم تھے۔

⑤ **اُسرہ مسلم ٹاؤن** : پروگرام بعد نماز تراویح جناب شمیم اختر کے گھر ہوتا تھا جس میں شمیم اختر درس قرآن دیتے تھے۔ شرکاء کی تعداد ۴ سے ۶ تھی۔ دورانیہ ایک گھنٹہ تھا۔

⑥ **اُسرہ محمدی کالونی** : پروگرام بعد نماز تراویح جناب عابد رشید کے گھر ہوا۔ جناب عبدالحمید سلطان درس دیتے تھے۔ پروگرام کا دورانیہ ایک گھنٹہ تھا اور شرکاء کی تعداد ۸ تا ۱۰ تھی۔

تنظیم اسلامی پشاور کا ایک روزہ دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی پشاور کے تحت ۳۰ جنوری ۲۰۰۰ء کو ایک روزہ دعوتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کی امارت کی ذمہ داری جناب غلام مقصود نے ادا کی۔ ایک روزہ پروگرام میں کل ۹ رفقاء' غلام مقصود' مولانا حلیم شفیق' حاجی خدا بخش' خالد جمیل' محمد عمران' یوسف علی' بلال احمد' نظام اللہ اور محمد شعیب نے شرکت کی۔ پروگرام کے مطابق تمام رفقاء ۲۹ جنوری کو نماز عصر کے بعد دفتر تنظیم اسلامی پشاور میں اکٹھے ہوئے اور مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد صافی آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر اقبال صافی پہلے ہی سے ہمارے منتظر تھے۔ راستہ میں گاڑی کے خراب ہونے کی وجہ سے ہم رات تقریباً ساڑھے دس بجے صافی آباد پہنچے جس کی وجہ سے نماز عشاء کے بعد ہم نے جو پروگرام بنایا تھا نہ ہو سکا۔ نماز عشاء اور کھانے سے فارغ ہو کر مشورہ کیا گیا۔ جس

میں صبح کے پروگراموں کو طے کیا گیا۔

صبح نماز فجر کے بعد غلام مقصود صاحب نے تذکیری نوعیت کا درس دیا۔ اس درس کو حاضرین نے بہت توجہ اور انہماک سے سنا۔ درس کی پسندیدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ درس کے بعد امام مسجد ہمارے پاس صافی صاحب کے حجرے میں تشریف لائے اور درس کی تعریف کی اور تقریباً آدھ گھنٹہ ہمارے ساتھ رہے۔ اس درس کے بعد ناشتہ کیا گیا۔

دو مختلف مساجد کا انتخاب کیا گیا اور رفقاء کے ذمہ مختلف عنوانات لگائے گئے۔ مشورہ میں سارے دن کے پروگراموں کو بھی ترتیب دیا گیا۔ اس مشورہ کے بعد ایک خود احتسابی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ یوسف بھائی نے ایک سوال نامہ تیار کیا ہوا تھا۔ اس سوال نامہ میں مختلف سوالات تھے مثلاً آپ تنظیم میں کیوں اور کیسے شامل ہوئے؟ آپ کی نمازوں اور تلاوت کی کیفیت کیا ہے؟ آپ اپنی دعوت کے لئے کونسا طریقہ اختیار کرتے ہیں؟ وغیرہ۔ اس نشست کا دوہرا فائدہ حاصل ہوا۔ ایک تو رفقاء کو ایک دوسرے کی کیفیت کے بارے میں پتہ چلا اور اپنی کمزوریوں کا احساس ہوا۔ دوسرے رفقاء کی کیفیت کو سننے سے نسبتاً کمزور رفقاء میں motivation پیدا ہوئی۔

اس نشست کے بعد پندرہ منٹ کا وقفہ کیا گیا جس کے بعد مولانا اصلاحی صاحب کی کتاب "دعوت دین اور اس کا طریقہ کار" کے ایک باب کا مطالعہ کیا گیا۔ اس کے بعد تین تین رفقاء پر مشتمل ایک گروپ بنایا گیا تاکہ لوگوں سے ملاقاتیں کی جائیں۔ ۳۰ منٹ کے اس وقت میں ان گروپس نے بازار اور دکانوں پر جا کر لوگوں سے ملاقات کی اور انہیں مسجد میں اپنے پروگراموں سے آگاہ کیا۔ اس دوران رفقاء نے لوگوں میں لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

غلام مقصود صاحب نے رفقاء کو "انفرادی دعوت اور مختلف قسم کے لوگ" کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ اس کے بعد کھانا کھایا گیا اور نماز ظہر کے لئے رفقاء دو مختلف مساجد کی طرف روانہ ہو گئے۔ ایک مسجد میں یوسف علی نے "قرآن مجید کے حقوق" پر بات کی جبکہ دوسری مسجد میں مولانا حلیم شفیق صاحب نے اسی موضوع پر گفتگو کی۔ دونوں مساجد میں حاضری تسلی بخش تھی۔ نماز عصر کے بعد بھی انہی دو مساجد میں "فرائض دینی اور اقامت دین" کے حوالے سے بات ہوئی۔ ایک مسجد میں غلام مقصود صاحب نے گفتگو کی جبکہ دوسری مسجد میں محمد شعیب نے گفتگو کی۔

پروگرام کے مطابق نماز عصر کے بعد ہماری واپسی تھی لیکن ایک صاحب کے آجانے کی وجہ سے آدھ گھنٹہ ان سے گفتگو ہوئی۔ یہ حضرت ہماری دعوت سے بالکل متفق ہیں ہم نے انہیں تنظیم کا لٹریچر دیا اور اپنے دفتر میں آنے کی دعوت دی۔ گفتگو کے بعد نماز مغرب میں تقریباً ۲۰ منٹ باقی تھے لہٰذا طے پایا کہ نماز مغرب راستہ میں ادا کی جائے گی لہٰذا اس طرح ہمارا ایک روزہ دعوتی پروگرام اختتام پذیر ہو گیا۔

(رپورٹ : محمد عمران)

اسرہ بھکڑیوالی کی دعوتی سرگرمیاں اور ایک گھرانے کا قبول اسلام

اس سال ماہ رمضان میں بعد از نماز تراویح امیر تنظیم اسلامی ڈسکہ جناب محمد اشرف ڈھلوں صاحب درس قرآن دیتے رہے ہیں جس میں حاضرین کی تعداد ۵۰ سے ۷۰ تک پورا رمضان رہی۔ ماہ رمضان میں بھکڑیوالی کا ایک عیسائی خاندان جو کہ چار افراد پر مشتمل ہے، دائرہ اسلام میں داخل ہوا ہے۔ اس واقعہ کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ خاندان کے سربراہ منیر مسیح تین سال تک کراچی میں ایک پادری سے عیسائیت کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور پادری نے اسے تعلیم مکمل کرنے اور آگے تبلیغ کرنے کا سرٹیفکیٹ بھی دیا لیکن دوران تعلیم منیر مسیح صاحب پادری صاحب سے مختلف قسم کے سوالات کرتے تھے جب پادری صاحب اس کے سوالات کے تسلی بخش جوابات نہ دے پائے تو وہ مایوس ہو گئے، لیکن ان سوالات میں کچھ ان کے خواب بھی شامل تھے جن میں ایک خواب انہوں نے یوں بیان کیا کہ ہم میاں بیوی کی زبان پر ایک نئی عبادت جاری ہو جاتی ہے۔ خواب کی حالت میں بھی اور جاگتے ہوئے بھی جب ہم عبادت کرتے اور ورد کرتے ہیں تو وہ الفاظ خود بخود جاری ہو جاتے ہیں جو کہ عربی زبان میں ہوتے ہیں یا ان سے ملتے ہیں ان میں کچھ ہمیں یاد بھی رہ جاتے ہیں جیسے صراط مستقیم وغیرہ۔

منیر صاحب بتاتے ہیں کہ جب میں نے یہ حالات اور واقعات پادری صاحبان کو بتائے تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ابھی تمہاری عبادت کم ہے اور عبادت کیا کرو۔ بہرحال مزید مختلف سوالات کے بھی صحیح جوابات نہ ملنے کی بنا پر وہ کراچی سے گاؤں بھکڑیوالی آگئے۔

مزید تحقیق و تشویش میں وہ سرگرداں رہے اور اکثر اوقات راقم الحروف سے ملاقات ہوتی رہتی تو راقم ان کے سوالات کے جوابات تسلی بخش انداز میں دیتا رہا۔ اس کے علاوہ ان کے مختلف سوالات کے جوابات کے ساتھ کچھ کتب کا مطالعہ بھی کروایا گیا۔ مثلاً نجات کے متعلق سوال پر راقم نے "راہ نجات: سورۃ العصر کی روشنی میں" ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی کتاب کا مطالعہ بھی کروایا۔ زندگی کے متعلق سوال کرنے پر جواب کے ساتھ "حقیقت زندگی" نامی کتاب کا مطالعہ بھی کروایا۔ جب خواب کا معاملہ اور عربی زبان کا جاری ہونا شروع ہوا تو پھر راقم نے "عظمت قرآن" کتاب کا مطالعہ کروایا۔ "قرآن اور ہماری ذمہ داریاں" اور "حقوق قرآن" وغیرہ کتب کا بھی مطالعہ کروایا۔

علاوہ ازیں رفیق تنظیم امان اللہ صاحب بھی منیر صاحب سے ملاقات کر کے انہیں دین اسلام کی حقانیت سے متعارف کرواتے رہے۔ جناب محمد اشرف ڈھلوں صاحب نے بھی دین اسلام کا مکمل خاکہ اس کے سامنے رکھا۔

آخر کار مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے جناب منیر صاحب ۲۱ رمضان کی صبح بعد از نماز فجر مسجد گلزار مدینہ موضع بھکڑیوالی میں اہل گاؤں کی کثیر تعداد کی موجودگی میں کلمہ شہادت ادا کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ کلمہ کے الفاظ خطیب و امام مسجد جناب حافظ محمد امین نے پڑھائے۔

(رپورٹ : ڈاکٹر ظفر اللہ خان)

ضرورت رشتہ

امریکہ میں مقیم ذاتی کاروبار، تعلیم ایف ایس سی، ۲۳ سالہ لڑکے کے لئے دینی مزاج، امریکن شہریت یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

رابطہ : محمد اسلم علوی فون : 4505052،
مختار احمد فون : 4588915 کراچی

رفقاء و احباب نوٹ فرمالیں کہ تنظیم اسلامی پاکستان کا

سالانہ اجتماع

ان شاء اللہ العزیز

2 تا 5 اپریل 2000ء

(اتوار نماز عصر سے بدھ نماز ظہر تک) لاہور میں منعقد ہو گا

اس اجتماع میں تمام رفقاء تنظیم شریک ہوں گے

المعلن : ڈاکٹر عبدالخالق، ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان